روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ اتوار ۲۰ - شوال ۱۴۱۱ھ ، ۵ - ہجرت ۱۳۷۰ہش ، ۵ - مئی ۱۹۹۱ء نمبر ۱۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو مانگیں سوچ سمجھ کر مانگیں

"ہم سب روزانہ بار بار (انعام پانے والوں کا رستہ پانے کی دعا) مانگتے ہیں اور اکثر ہم میں سے جانتے ہی نہیں کہ ہم کیا مانگ رہے ہیں۔ پس جو کچھ آپ مانگیں ہوش سے مانگیں۔ سمجھ کر مانگیں کہ کیا مانگا جا رہا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے فضل کی امید رکھیں اور اس سے رحم کے طلبگار ہوں کہ وہ ان مشکلوں کو ہمارے لئے آسان کر دے جو ہم ہوش مندی کے ساتھ خود خدا سے طلب کر رہے ہیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ جو شخص باطنی طہارت پر قائم ہونا چاہتا ہے وہ ظاہری پاکیزگی کا بھی لحاظ رکھے۔ پھر ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے .... (البقرہ : ۲۲۳) یعنی جو لوگ باطنی اور ظاہری پاکیزگی کے طالب ہیں۔ مَیں اُن کو دوست رکھتا ہوں۔ ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی ممدّ اور معاون ہے۔ اگر انسان اسے ترک کر دے اور پاخانہ پھر کر بھی طہارت نہ کرے، تو باطنی پاکیزگی پاس بھی نہیں پھٹکتی۔ پس یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی اندرونی طہارت کو مُستلزم ہے۔ اس لئے .... لازم ہے کہ کم از کم جمعہ کے دن ضرور غسل کرے۔ ہر نماز میں وضو کرے۔ جماعت کھڑی ہو تو خوشبو لگائے۔ عیدین اور جمعہ میں خوشبو لگانے کا حکم ہے۔ وہ اُسی بنا پر قائم ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے اجتماع کے وقت عفونت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے غسل کرنے اور صاف کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے سے سمیّت (زہر) اور عفونت سے روک ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی میں یہ قانون مقرر کیا ہے۔ ویسا ہی قانون مرنے کے بعد بھی رکھا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ۱۶۴)

نمائندگان مشاورت کے اعزاز میں ضیافت

مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۹۱ء کو رات آٹھ بجے نظارت ضیافت کی طرف سے نمائندگان مجلس مشاورت کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں جملہ نمائندگان کے علاوہ جماعتی کارکنان اور مربیانِ سلسلہ بھی شامل ہوئے۔ مردوں کے لئے احاطہ لجنہ اماء اللہ میں وسیع پیمانے پر کرسیاں میز لگا کر انتظام کیا گیا تھا۔ اس جگہ حاضرین کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ تھی۔ خواتین کی دعوت کا انتظام گیسٹ ہاؤس صدر انجمن احمدیہ سرائے محبت میں کیا گیا تھا۔ خواتین کی تعداد دو سو سے زائد تھی۔ کھانا ٹھیک وقت پر آٹھ بجے شروع ہوا۔

تمام احباب کو کھانا تقسیم کرنے کا انتظام طلبائے جامعہ احمدیہ کے سپرد تھا جن کے نگران مکرم منیر احمد عارف صاحب تھے جبکہ سٹیج پر کھانے کی تقسیم کا انتظام مکرم طارق اسلام کی ذمہ داری تھی۔

سٹیج پر جو نمایاں بزرگانِ جماعت تشریف فرما تھے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:-

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید و صدر مجلس انصار اللہ۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور عامہ۔ محترم میاں جان محمد صاحب گنری رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ، محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر۔ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد۔ محترم میجر عبد القادر صاحب صدر مجلس صحت مرکزیہ۔ محترم محمد اسلم شاد منگلا صاحب سیکرٹری مجلس مشاورت۔ محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتیٔ سلسلہ۔ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل۔ محترم میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل

باقی صـ۸ پر

بڑے بڑے باریک علوم کو حاصل کرنے والے ہی مرجع خلائق ہوتے ہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔

"ہمارے ہاں کوئی علم نہیں جس سے یہ معلوم ہو کہ فلاں دوائی فلاں دوائی کے ساتھ ملا کر نہ رکھنی چاہیئے بلکہ نزدیک بھی نہیں لے جانی چاہیئے مثلاً ہینگ اور افیون، ہینگ اور مُشک اکٹھی ہوں تو دونوں کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سرکہ اور شہد بھی ایک دوسرے کے پاس نہیں چاہیئیں مگر کیا کیا جائے۔ ہمارے ملک میں یہ علم نہیں۔ نہ کوئی پڑھتا ہے جب حالت یہ ہو تو لوگ خاک ہماری خدمت کریں۔ اب دیکھو! انگریزوں میں دواؤں کا کیسا انتظام ہے۔ ہر قسم کی دواؤں کے لئے مختلف رنگ کی شیشیاں ہیں۔ کسی کا بندھن کارک کا ہے کسی کا لکڑی کا۔ مَیں نے ایک دوائی منگوائی۔ جو ربڑ کی شیشی میں تھی۔ مَیں نے تعجب کیا۔ ایک شخص نے مجھے کہا کہ اگر آپ اسے کانچ یا چینی کی شیشی میں رکھیں تو سوراخ کر کے نکل جائے گی۔ پھر شیشیوں کے اوپر سرخ لیبل لگاتے ہیں اور کالے حرفوں سے لکھتے ہیں۔ زہر ہسپتال میں الگ رکھنے کا حکم ہے۔ جس کی چابی آفیسر کے پاس رکھنے کا حکم ہے۔ دیکھو کیسی احتیاط ہے؟ اب ان اصفیٰ اور اعلیٰ دواؤں کو چھوڑ کر کوئی ہماری دوائیں کیوں لے۔ مَیں نے سنگ بھری، گاؤ دنتی، کافور بھیم سینی، ان دواؤں کو جب منگوایا نئی ہی نکلیں۔ بڑے بڑے طبیبوں سے مَیں نے کہا وہ کہتے ہیں کون تحقیقات کرے اور اتنا روپیہ کون خرچ کرے۔ میری غرض اس تمام بیان سے یہ ہے کہ دنیا میں بڑے بڑے باریک علم ہیں۔ جو ان علوم کو حاصل کرتے ہیں وہ مرجع خلائق ہوتے ہیں۔ اسی طرح دین کے باریک علوم ہیں جو نبیوں کو آتے ہیں۔ انبیاء کے بڑے بڑے معجزے ہوئے۔ پہلی قوموں کے نبیوں کو ایسے معجزے دیئے گئے جن کو موٹی عقل والے سمجھ سکیں۔ پھر ہمارے بادشاہ کو سب کچھ دیا۔ جس کا بھاری معجزہ قرآن ہے۔ کہ جس قدر کسی کا باریک فہم ہو اس سے نفع اٹھائے اور پھر موٹی عقل والا بھی برابر فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ موسیٰؑ کے سانپ پر تو آج کل شبہ کرتے ہیں کہ وہ کس طرح بن گیا مگر ہماری سرکار کا معجزہ ایسا ہے کہ ہر زمانہ میں اس کا معاوضہ کسی سے نہیں ہو سکتا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ - ستمبر ۱۹۱۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ | قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۵ ۔ ہجرت ۱۳۷۰ ہش ۵ ۔ مئی ۱۹۹۱ء

ہمارا جھکاؤ

یہ بات اکثر دیکھنے میں آئی ہے کہ جب درخت کی کوئی شاخ کسی ایک طرف کو جُھکتی ہے تو پھر اس طرف کو جُھکتی چلی جاتی ہے ۔ مٹی زرخیز ہو اور پانی بھی پوری مقدار میں ملتا رہے تو وہ شاخ مضبوط سے مضبوط تر تو ضرور ہوتی چلی جائے گی لیکن اس کا جُھکاؤ اسی طرف کو رہے گا جس طرف وہ پہلے جُھکی تھی بلکہ اس کا مضبوطی کے ساتھ ساتھ جُھکاؤ بھی بڑھنے لگے گا ۔

انسان کی بھی یہی حالت ہے ۔ اگر وہ کسی ایک طرف کو جُھکنے لگے تو اس طرف کو جُھکتا ہی چلا جاتا ہے ۔ اس کے اس جُھکاؤ کو مکمل طور پر روکنا ایک امرِ محال ہو جاتا ہے (اگرچہ انسان کا ذکر کرتے ہوئے تو یہ کہنا بھی ضروری ہے کہ اگر اللہ چاہے تو ایک لحظہ میں اس کی حالت کو بدل دے) اگر وہ بدی کی طرف جُھکتا ہے تو اس میں لُطف آنے لگتا ہے اور اسی طرف جُھکتا ہی چلا جاتا ہے اسی طرح اگر وہ نیکی کی طرف جُھکنے لگے تو یہ جُھکاؤ بھی اس کے لئے خاص شدت کا باعث بن جاتا ہے ۔

پس دیکھنا یہ ہے کہ ہمارا جُھکاؤ کس طرف ہے ۔ چونکہ شروع شروع میں یا یوں کہنا چاہیئے کہ جُھکاؤ شروع ہونے سے بھی قبل ہمارا اس بات پر کنٹرول ہوتا ہے ۔ کہ ہم کس طرف جُھکیں ۔ اس لئے لازم ہے کہ ہم اپنے جُھکاؤ کو نیکی کی طرف ــ اللہ کی طرف ــ رکھیں ۔ بس آغاز کرنے کی بات ہے ۔ پھر آہستہ آہستہ اس طرف جُھکاؤ بڑھتا رہے گا اور ایک وقت آئے گا کہ غیر شعوری طور پر جُھکاؤ اتنا بڑھ جائے گا کہ دوسری طرف کا خیال بھی دل سے نکل جائے گا ۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ــ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے ــ فرماتے ہیں :

"ترکِ نماز کی عادت اور کسل کی ایک وجہ یہ بھی ہے ۔ کیونکہ جب انسان غیراللہ کی طرف جُھکتا ہے تو روح اور دل کی طاقتیں اس درخت کی طرح (جس کی شاخیں ابتداءً ایک طرف کر دی جائیں اور اس طرف جُھک کر پرورش پالیں) ادھر ہی جُھکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سختی اور تشدد اس کے دل میں پیدا ہو کر اسے منجمد اور پتھر بنا دیتا ہے ۔ جیسے وہ شاخیں ۔ پھر دوسری طرف مُڑ نہیں سکتا ۔ اسی طرح ہر وہ دل اور روح دن بدن خدا تعالیٰ سے دُور ہوتی جاتی ہے ۔"

ناموسِ قلم اہلِ قلم ہی کا ہے اعزاز
کردار سے بڑھ جاتی ہے انسان کی تکریم
سچ بات کو سچ کہہ کے کریں اسکی حفاظت
دیں جھوٹ سے بچنے کی ہر اک فرد کو تعلیم

الوالاقبال

رُوئے زمیں سے کاہ کشاں تک پہنچ گئے
جوشِ جنوں میں لوگ کہاں تک پہنچ گئے

کچھ لوگ دشمنی میں کہاں تک پہنچ گئے
کیا کیا دروغ ہیں جو زباں تک پہنچ گئے

تم ہو کہ ہم پہ کر نہ سکے اک نگاہِ لطف
ہم ہیں کہ لے کے ہدیۂ جاں تک پہنچ گئے

اِس دورِ حادثات میں کیا کیا نہیں ہُوا
اہلِ یقیں بھی وہم و گماں تک پہنچ گئے

کس کی نگاہ کا ہے کرشمہ کہ دفعتاً
ہم سب خدائے کون و مکاں تک پہنچ گئے

تکلیفِ التفات گوارا نہ تھی جنہیں
جانے وہ کس طرح دل و جاں تک پہنچ گئے

جب دُوریاں تھیں اُن سے بہت دُوریاں سی تھیں
ڈھونڈا انہیں تو وہ رگِ جاں تک پہنچ گئے

واعظ کا جوش صرف زباں تک پہنچ سکا
سَر اور تھے جو نوکِ سناں تک پہنچ گئے

محمودؔ ہم بھی کھاتے زمانہ کی ٹھوکریں
خوش قسمتی سے پیرِ مغاں تک پہنچ گئے

ڈاکٹر محمود الحسن

عطیہ برائے گندم

گزشتہ کئی سالوں سے مستحقین میں گندم بطورِ امداد تقسیم کی جاتی ہے ۔ ان مستحقین کی تعداد ہر سال کافی ہوتی ہے ۔ اس کارِ خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصّہ لیتے ہیں ۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ اس کارِ خیر میں فراخ دلی سے حصّہ لیں ۔

جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر ۴۵۵۰/۱۷۷-۳ معرفت افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں ۔

صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دارالضیافت ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

تلقینِ عمل

میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی اس بیت کے دروازے پر کھڑا ہو جائے اور وہ ہر گذرنے والے سے پوچھے کہ تمہارے پڑدادا کا کیا نام تھا تو مجھے یقین ہے پچاس فیصد لوگ یہ کہیں گے کہ ہمیں پتہ نہیں۔ جب میں خطبہ کے بعد گھر آیا تو مجھے ایک خاتون نے بتایا کہ ہم پانچ عورتیں اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں۔ خطبہ کے بعد ہم نے ایک دوسرے سے اس کے پڑدادا کا نام پوچھا تو پانچ میں سے صرف ایک کو پڑدادا کا نام معلوم تھا۔ جب اتنی جلدی لوگ اپنے باپ دادوں کا نام بھول جاتے ہیں تو پھر اس دلیل کی کیا حقیقت باقی رہ جاتی ہے کہ اولاد ہوگی تو ہمارا نام قائم رہے گا۔ نام کہاں قائم رہتا ہے۔ کتنے لوگوں کی اولاد ہے جو اپنے ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کا ذکر کرتی ہے۔ ان لوگوں کو دیکھ لو جن کے والدین فوت ہو چکے ہیں۔ اور پوچھو تو سہی کہ وہ کتنی دفعہ اپنے ماں باپ کا ذکرِ خیر کرتے ہیں۔ بہت کم لوگ ایسے ہیں جو والدین کو یاد رکھتے ہیں۔ تحریک جدید میں حصہ لینے والوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنے ماں باپ کی طرف سے حصہ لیا ہے۔ مگر یہ تو دس فیصدی بھی نہیں بلکہ پانچ فیصدی بھی نہیں۔ پانچ فیصدی کے حساب سے پانچ ہزار میں سے ڈھائی سو بنتے ہیں مگر میرے خیال میں تو ڈھائی سو بھی ایسے نہیں جنہوں نے اپنے ماں باپ کی طرف سے حصہ لیا ہو۔ (بعد میں اندازہ لگوایا گیا تو وہ لوگ جنہوں نے اپنے ماں باپ کی طرف سے حصہ لیا ہے صرف دو سو کے قریب تھے)۔ تو ماں باپ کا تعلق بالکل قریب کا تعلق ہے۔ مگر لوگ ان کو بھی یاد نہیں رکھتے۔ ماں باپ کس طرح تکلیف اٹھا کر اور اپنی ضرورت کو پیچھے ڈال ڈال کر بچوں کی پرورش کرتے اور ان کو پڑھاتے لکھاتے ہیں۔ لیکن وہی بچے جب بڑے ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے والدین پر ایک پیسہ خرچ کرنے میں دریغ محسوس کرتے ہیں۔ میرے پاس کئی ایسے جھگڑے آتے ہیں۔ اور ماں باپ آ کر یہ شکایت کرتے ہیں کہ ہم ضعیف ہو گئے ہیں اور ہمارے لڑکے ہماری خدمت نہیں کرتے۔ جب لڑکوں سے پوچھا جائے تو کہتے ہیں تنخواہ تھوڑی ہے۔ دو اڑھائی سو روپیہ تو ملتا ہے بمشکل سے اپنا گذارہ ہوتا ہے۔ ان کی خدمت کہاں سے کریں۔ لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ان کے ماں باپ کا گذارہ ان سے بھی کم تھا۔ لیکن اس کے باوجود ان پر خرچ کرتے تھے۔ غرض ہر نسل کی نظر آگے کی طرف جا رہی ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر اولاد کی خواہش کا مادہ اس لئے رکھا ہے تاکہ بنی نوع انسان کے تسلسل کو جاری رکھے۔ اگر یہ خواہش نہ ہوتی تو دنیا کے واقعات کو دیکھ کر اکثر ماں باپ اولاد پیدا کرنے کے مخالف ہوتے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ماں باپ مصیبتیں اٹھاتے ہیں، دکھ سہتے ہیں، بھوکے رہتے ہیں۔ بچہ جننے کی وجہ سے ماؤں کو ہزاروں قسم کی بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ پھر بھی ان کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ بچے ہو جائیں بچوں سے ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا سوائے نیک اور وفا شعار اولاد کے۔ پھر بھی چھ چھ سات سات بچے ہونے پر بھی اگر درمیان میں وقفہ پڑ جائے تو عورتیں کہتی ہیں مدت سے بچہ نہیں ہوا ایک بچہ اور ہو جائے۔ ساری عمر عورت کا خون اولاد کے پیدا کرنے میں بہتا چلا جاتا ہے۔ مگر وہ پرواہ نہیں کرتی۔ کئی عورتیں منہ سے تو کہتی ہیں کہ ہمیں اولاد کی خواہش نہیں مگر ان کی باتوں سے عیاں ہو جاتا ہے کہ وہ صرف شرم و حیا کی وجہ سے ایسا کہہ رہی ہیں۔ ورنہ ان کا دل اولاد نہ ہونے کی وجہ سے زخمی ہوتا ہے۔ پس اولاد کی خواہش ایک طبعی خواہش ہے۔ اور یہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ اس کے پیچھے جو جذبہ خدا تعالیٰ نے رکھا ہے، وہ یہی ہے کہ نسلِ انسانی قائم رہے گو انسان اس کو شکل یہ دیتا ہے کہ نام قائم رہے اور گو نام بھی کچھ مدت تک قائم رہتا ہے۔ باپ کا نام بیٹے نے یاد رکھا یا دادا کا نام پوتے نے یاد رکھا اور بعض خاندانوں میں چار چار پانچ پانچ پشت تک بھی نام قائم رہتا ہے، لیکن بعض جگہ نام بالکل قائم نہیں رہتا بیٹے باپ کا نام لینا اور یہ کہنا کہ ہمارے باپ کا یہ نام تھا پسند نہیں کرتے بلکہ وہ جگہ چھوڑ دیتے ہیں جہاں ان کے باپ نے غربت میں زندگی گذاری ہو۔ کیونکہ اس جگہ رہنا وہ ہتک سمجھتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) کسی ہندو کا واقعہ سنایا کرتے تھے کہ اس نے مصیبت اٹھا کر اور تکلیف برداشت کر کے اپنے لڑکے کو پڑھایا، لکھایا اور اسے گریجوایٹ کرایا۔ اس وقت گریجوایٹ ہونا بھی بڑی بات تھی۔ اس لئے وہ ای۔ اے۔ سی ہو گیا۔ باپ اس بات کو سن کر کہ میرا لڑکا ڈپٹی ہو گیا ہے۔ بہت خوش ہوا۔ اس وقت بڑے سے بڑا درجہ یہی سمجھا جاتا تھا کہ کوئی ہندوستانی ای۔ اے۔ سی ہو جائے۔ اس وقت اسے گورنری کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے وہ بڑے شوق سے اپنے بیٹے سے ملنے کے لئے گیا کہ ذرا میں بھی جا کر اس کی عزت میں شریک ہوں۔ اور میں بھی لوگوں سے سلام کراؤں کہ میرا بیٹا ڈپٹی ہے جب یہ وہاں پہنچا تو ڈپٹی صاحب کرسیاں بچھا کر بیٹھے ہوئے تھے اور اس کے دوست۔ ای۔ اے۔ سی تحصیلدار، رؤساء اس کے پاس بیٹھے تھے وہ تمام بوٹڈ سوٹڈ اور عمدہ لباس میں تھے۔ یہ بھی اپنی دھوتی جینئو پہنے ایک کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس کے لباس سے غربت ٹپکتی تھی۔ ویسے بھی غریب تھا۔ پھر لڑکے کی تعلیم اور پڑھانے لکھانے پر جو کچھ تھا وہ سب کچھ خرچ ہو چکا تھا۔ اب اس کا سارا اثاثہ دھوتی اور جینئو ہی رہ گیا تھا۔ یہ بڑے فخر سے جا کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اوّل تو اسے امید تھی کہ میرا بیٹا آگے آ کر گلے ملے گا جیسا پہلے ملا کرتا تھا۔ مگر بیٹے نے آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ اب تو اس بات میں کچھ کمی آ گئی ہے۔ مگر پہلے زمانے میں چونکہ ہندوستانیوں کو اعزاز بہت کم ملتا تھا اس لئے ایسے لوگ دوسرے لوگوں کو بہت حقیر سمجھتے تھے۔ چنانچہ اسی مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے بھی ایک شخص کو جو اس قسم کا گندا لباس پہنے۔ میلی سی دھوتی اور جینئو لٹکائے ہوئے تھا۔ کرسی پر بیٹھے دیکھا تو اس امر کو برا منایا اور حقارت سے کہنے لگے کہ یہ کون بدتہذیب ہے جو بایں ہیئت ہماری مجلس میں آ بیٹھا ہے۔ اس نالائق بیٹے نے بھی اپنی عزت جتانے کے لئے ۔ جسے وہ عزت سمجھتا تھا ۔ کہا " ایہہ ساڈے گھر دے ٹہلیئے نے " یعنی ہمارا پرانا نوکر ہے۔ اس لئے گستاخ ہو گیا ہے۔ باپ نے سنا اور حقیقت سمجھ لی کہ میرے بیٹے کے دماغ میں تغیر آ چکا ہے۔ وہ غصہ سے کھڑا ہو گیا اور ان لوگوں کو مخاطب ہو کر کہا کہ "جی میں اینہاں دا ٹہلیا نہیں۔ اینہاں دی ماں دا ٹہلیا ہاں"۔ یعنی میں ان کا نوکر نہیں ان کی ماں کا نوکر ہوں۔ اس فقرہ سے وہ لوگ حقیقت سمجھ گئے۔ ان کے اندر کچھ حیا تھی وہ اس کے بیٹے کو ملامت کرنے لگے اور کہا کہ بڑا افسوس ہے آپ کو چاہیئے تھا کہ آپ ہمیں ان سے ملواتے اور ان سے انٹروڈیوس کرواتے۔ لاعلمی میں ان کی شان میں ہم سے ایسے الفاظ نکل گئے جو نامناسب تھے۔ تو ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنے ماں باپ کی کمزوری اور ادنیٰ حالت کو دیکھ کر اپنی جگہیں چھوڑ دیتے ہیں۔ ملک بدل لیتے ہیں۔ وطن جانا چھوڑ دیتے ہیں۔ تاکہ پتہ نہ لگ سکے کہ ان کے ماں باپ غریب تھے اور تاکہ وہ غریب والدین کی اولاد ہونے کی وجہ سے لوگوں میں ذلیل نہ ہو جائیں۔ پس دونوں قسم کے گروہ پائے جاتے ہیں اور جو گروہ ماں باپ کا نام قائم رکھنے والا ہے وہ بھی لمبے عرصے تک نام قائم نہیں رکھ سکتا۔ اگر ماں باپ کا نام لمبے عرصے تک قائم رکھنا ممکن ہوتا تو ہمارے ملک میں میراثیوں کو جو شجرہ نسب یاد کرایا جاتا ہے۔ یہ نہ کرایا جاتا۔

لوگوں کی نظروں سے وہ ریت کے ذرے پوشیدہ تھے۔ کیونکہ ریت کے بعض اور ذروں نے ان کو نگاہوں سے مخفی کر دیا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ کے سامنے وہ سرخ سرخ ذرے موجود تھے جن کو بلالؓ کے خون نے سرخ کر دیا تھا۔ تو جو لوگ قومی اور ملی مفاد کے لئے قربانی کرتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو بھی ذلیل نہیں کرتا۔ جو شخص خدا کے لئے مرتا ہے وہ ہمیشہ کی زندگی پاتا ہے اور جو شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس سے کہتے ہیں۔ مر اور ہمیشہ کے لئے مر مگر جہاں میں یہ کہتا ہوں وہاں میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ایسے موقعہ پر یہ محبتیں کبھی کبھی شرک کا رنگ بھی اختیار کر لیا کرتی ہیں جیسے میں نے بتایا ہے کہ کانگرسی اپنے جھنڈے کو سلام کرتے ہیں۔ اور بعض قومیں جھنڈے کے سامنے اسی طرح جھک جاتی ہیں جیسے رکوع کیا جاتا ہے۔ یہ سب ناجائز امور ہیں۔ پس جہاں تم شعائر اللہ کی حفاظت کرو اور قومی شعائر کا ادب اور احترام اپنے دل میں پیدا کرنے کی

باقی صٹ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ـــــ نون سین

عرب کی مالی مشکلات

سعودی عرب اسلامی دنیا کا سب سے امیر ترین ملک سمجھا جاتا ہے لیکن اس وقت جن مالی مشکلات میں وہ پھنسا ہوا ہے ان کا خیال بھی انسان کو لرزا دیتا ہے۔ حضرت سیدنا امام جماعت احمدیہ نے خلیج کے تنازعے کے سلسلے میں اپنے خطبات میں فرمایا ہے کہ اس جنگ نے عرب علاقوں کو انتہائی مالی مشکلات میں مبتلا کر دیا ہے

چنانچہ سعودی عرب کو جو مالی مشکلات اس وقت درپیش ہیں۔ ان کا گذشتہ ۳۰ سال میں عشر عشیر بھی پیش نہیں آیا ہوگا۔ جنگ سے پہلے یا جنگ کے دوران امریکہ اور سعودی عرب کا آپس میں معاہدہ تھا کہ سعودی عرب جنگی اخراجات کے لئے ۱۳½ ارب ڈالر ادا کرے گا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ ساری رقم کیش میں ہی ادا کی جانی تھی لیکن اب سعودی عرب یہ محسوس کر رہا ہے کہ یہ رقم کیش میں دینا ممکن نہیں۔ چنانچہ انہوں نے امریکہ سے اس بات پر اتفاق کی درخواست کی ہے کہ وہ اس رقم کا کچھ حصہ تیل کی صورت میں ادا کرے۔ اس سے قبل امریکہ نے فوجیوں کو خلیج کے علاقے میں پہنچانے کے سلسلے میں ایک ارب ڈالر کا بل ریاض بھیجا تھا۔ ان فوجیوں کی تعداد ۵ لاکھ چالیس ہزار تھی لیکن سعودی عرب نے اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ اس بل کی تفاصیل سے اسے آگاہ کیا جائے۔ یہ کافی نہیں ہے کہ ۵ لاکھ چالیس ہزار فوجیوں کو بھیجنے پر ایک ارب ڈالر خرچ ہوئے ہیں۔ یہ رقم کس طرح خرچ ہوئی ہے۔ اس کی تفصیل کا ملنا نہایت ضروری ہے۔ ان دونوں باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ امریکہ اور سعودی عرب میں مالی تعلقات کس قدر خراب ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اور یہ بات ایسے حالات میں شروع ہوئی ہے جبکہ سعودی عرب اس بات کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ جنگ سے متعلقہ اندرونی اور بیرونی اخراجات کے لئے ۶۴ ارب ڈالر مہیا کرے۔ سعودی عمائدین کا خیال ہے کہ ان کے پاس جو کیش موجود ہے وہ ادائیگیوں کے لئے بہت کم ہے اس لئے وہ ادائیگیوں کے سلسلے میں دوسرے ذرائع کو بھی استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ کم از کم ۱۹۹۱ء میں دس ارب ڈالر کی ادائیگی کے لئے وہ چاہتے ہیں کہ کیش کی بجائے ان سے تیل حاصل کر لیا جائے۔ خزانے کے سیکرٹری نکولس الف بریڈی عنقریب شاہ فہد کے ساتھ اس سلسلے میں گفت و شنید کریں گے۔ اس گفت و شنید کی بنیادی بات یہی ہوگی کہ سعودی عرب کس طرح ادا کرنے والی رقوم امریکی حکومت کو ادا کرے گا۔ سعودی عرب امریکہ سے اربوں ڈالر کا اسلحہ مستقبل قریب میں خریدنا چاہتا ہے لیکن چونکہ امریکہ کے سینیٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جن ملکوں نے جنگی اخراجات ادا نہیں کئے۔ انہیں اسلحہ فروخت نہ کیا جائے۔ سعودی عرب کو اپنے لئے اسلحہ خریدنے میں مشکلات پیش آئیں گی۔ امریکہ میں خزانے اور انتظامیہ میں بھی آپس میں کچھ تھوڑا سا اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ اور وہ اس بات پر کہ شاہ فہد کو ادائیگیوں کے لئے کتنا مجبور کیا جائے۔ کل رقم جو جنگی اخراجات کے سلسلے میں ادا کی جانی تھی وہ ۱۳½ ارب ڈالر ہے۔ ان میں سے ۳½ ارب ڈالر کی رقم تو سعودی عرب سے دیئے گئے۔ تیل خوراک اور حمل و نقل سے تعلق رکھتی ہے۔ باقی دس ارب ڈالر کیش کی صورت میں دئے جانے مقرر کئے گئے تھے اور اس میں سے صرف ۳½ ارب ڈالر کیش کی صورت میں امریکہ کو دئیے جا سکے ہیں۔ اور ابھی تو مالی مشکلات کی ابتدا ہے۔ جس طرح حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ جنگ مسلط بھی عربوں پر کی گئی اور جنگ کے تمام اخراجات بھی عربوں ہی سے وصول کرنے کے پروگرام بنائے گئے آہستہ آہستہ عرب ریاستوں کو اس بات کا احساس ہوگا۔ کہ ان کی مالی مشکلات کا حل تلاش کرنا آسان نہیں ہے۔

فلسطینی مقبوضہ علاقے

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر جاویر پیریز ڈی کوئیار نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ خلیج کی جنگ کے دوران عام طور پر فلسطینیوں نے تعداد کی حمایت کی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اسرائیل کا یہ فرض تھا کہ وہ اپنی فلسطینی آبادی کو عراق کے حملے سے محفوظ رکھتا یعنی ایسا اسے کرنا تو چاہیئے تھا۔ لیکن اس نے نہیں کیا۔ جو حفاظتی اقدامات کئے گئے تھے وہ فلسطینی آبادی کے لئے ناکافی تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ یہ اسرائیل کا حق تھا کہ وہ اپنے دفاع کے لئے جو کچھ کر سکتا ہو کرے لیکن اسرائیل کا یہ بھی فرض تھا کہ وہ اپنی شہری آبادی کو جن میں فلسطینیوں کا خاص طور پر ذکر کرنے کی ضرورت ہے۔ حفاظت مہیا کرتا۔ اس نے اپنی اسرائیلی آبادی کو تو بہت زیادہ محفوظ کرنے کے انتظامات لیکن فلسطینیوں کیلئے یا تو کچھ کیا ہی نہیں یا کچھ کیا تو وہ بہت کم تھا۔ فلسطینیوں کو ان ایام میں گیس ماسک بھی مہیا نہیں کئے گئے اور اسکی ایک وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ان دنوں اسرائیلی آبادی اور فوج کا آپس میں ان چیزوں کی تقسیم پر جھگڑا چل رہا تھا۔ مسٹر کوئیار نے کہا کہ مقبوضہ علاقوں میں کرفیو کو توسیع دینے سے فلسطینی آبادی خاص مشکلات کا سامنا کرنے پر مجبور ہو گئی۔ اسی طرح یہ بات کہ بعض فلسطینیوں کو ملک بدر کیا گیا اور بعض کو زیر حراست رکھ کر اجتماعی سزائیں دی گئیں مثلاً سکول بند کر دیئے گئے۔ گھر تباہ کر دیئے گئے اگرچہ یہ ساری باتیں چوتھی جنیوا کانفرنس کے خلاف ہیں۔ لیکن اسرائیل ان پر عمل کرتا رہا۔ اور یہ بات خاص طور پر قابل تشویش ہے۔ انہیں یہ ساری باتیں اس سلسلے میں کہنی پڑیں کہ سیکورٹی کونسل کے ریزولیوشن ۶۸۱ کے سلسلے میں ان سے پوچھا گیا تھا کہ مقبوضہ علاقوں میں فلسطینیوں کی حالت کیا ہے۔ اور کہ اس قسم کی رپورٹ ہر چار ماہ کے بعد سیکورٹی کونسل کو دی جائے۔ جو ریزولیوشن ۲۰ دسمبر کو منظور کیا گیا تھا اسکے بعد مقبوضہ علاقوں میں خاصے فسادات ہوئے۔ جن کے نتیجے میں بعض لوگوں کو ملک بدر کر دیا گیا۔ اسی سلسلے میں ریزولیوشن میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مسٹر کوئیار اس خیال کو وسعت دینے کی کوشش کریں کہ ۱۶۴ ممالک جنہوں نے چوتھی جنیوا کنونشن پر دستخط کئے ہوئے ہیں۔ انہیں جنگ کے دوران شہریوں کی حفاظت کے لئے زیادہ بہتر سامان مہیا کرنے چاہئیں۔

نمک کا استعمال

لندن کے اخبار انڈی پینڈنٹ کے میڈیکل ایڈیٹر نے کہا ہے کہ جتنا نمک ہم ہر روز استعمال کرتے ہیں اگر اس سے چائے کا نصف چمچہ کم استعمال کریں تو ہر پانچ ایسے افراد جنہیں سٹروک ہوتا ہے میں سے ایک کو سٹروک نہیں ہوگا۔ اور ہر ۶ افراد جنہیں دل کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ ان میں سے ایک اس بیماری سے محفوظ رہے گا۔ اور جتنے لوگ بلڈ پریشر کم کرنے کی دوائیں کھاتے ہیں ان کے نصف کو اس کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ یہ تحقیقات کے نتیجے میں معلوم ہوا ہے۔ تحقیقات کرنے والے ڈاکٹروں کا اندازہ ہے کہ اس طرح اور اس مقدار میں نمک کم کر دیا جائے تو برطانیہ میں جو قبل از وقت موتیں ہوتی ہیں ان میں سے ہر سال ۶۰۰۰ کو بچایا جا سکتا ہے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جن کی عمر ۶۵ سال سے کم ہوتی ہے۔ اور جہاں تک کل افراد جو بچائے جا سکتے ہیں ان کی تعداد کا تعلق ہے وہ ۳۴،۰۰۰ ہے۔ اگر ان خوراکوں میں سے نمک کم کر دیا جائے۔ جو بنی بنائی بکتی ہیں تو بلڈ پریشر سے محفوظ رہنے والوں کی تعداد اس سے دگنی ہو جائے گی۔ جو دواؤں کے ذریعے اپنے آپ کو بلڈ پریشر سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اور ۷۰،۰۰۰ اموات ہر سال روکی جا سکیں گی۔ ڈاکٹر میلکم لاء پروفیسر نکولس والڈ WALD اور کرس فراسٹ نے کہا ہے کہ بلڈ پریشر کے کم یا زیادہ ہونے میں نمک کا جو حصہ ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جس کا آج تک ذکر کیا جاتا رہا ہے۔ انہوں نے برٹش میڈیکل جرنل میں تین مضامین شائع کئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ دنیا بھر میں انہوں نے ۴۵،۰۰۰ افراد پر تجربہ کیا ہے۔ اور ان پر تجربہ کرنے کے لئے ۷۸ مختلف پروگرام تشکیل دیئے گئے تھے۔ ڈاکٹر لا نے گذشتہ روز کہا۔ طبی دنیا میں ایسے بہت کم علاج ہیں جو اتنے سادہ اور اتنے کم خرچ ہوں۔ اور جن سے اس قدر زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہو۔ انہوں نے یہ بات اس بنیاد پر کہی ہے کہ مغربی دنیا میں بہت سے بڑی عمر کے لوگوں کا بلڈ پریشر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ یہ کہنا کہ عمر کے ساتھ ساتھ بلڈ پریشر بڑھتا رہتا ہے غلط بات ہے۔ لوگ ہمیشہ اپنا وزن بڑھاتے رہتے ہیں۔ ورزش بھی کم کرتے ہیں۔ اور جیسے وہ بوڑھے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ شراب بھی زیادہ پیتے ہیں۔ اور ان دونوں باتوں سے بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔ انکی تحقیقات نے بتایا ہے کہ نمک کے کم یا زیادہ کھانے سے بلڈ پریشر کے کم یا زیادہ ہونے کا بہت گہرا تعلق ہے۔ کم کرنے کے لئے نمک بہت کم کیا جانا چاہیئے اور اسی طرح نمک کا کم کیا جانا بہت جلد بلڈ پریشر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو کم درجے پر لے آتا ہے۔ اسی طرح سٹروک کے سلسلے میں بھی یہ بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ دل کی بیماریوں سے بچنے کے لیئے یہ ضروری ہے کہ کم نمک کھانے کی عادت اوائل عمر ہی میں ڈالی جائے۔ جہاں تک نمک کم کرنے کا سوال ہے۔ ڈاکٹر لا کے خیال میں ایک مہینے کے اندر اندر انسان اپنے ذائقہ کے ذوق کو بدل سکتا ہے۔

مصنوعی اعضاء

ایک خبر اس بات کی مظہر ہے کہ ملتان میں پانچ لاکھ روپے کی لاگت سے ایک ایسی فیکٹری لگائی جانے والی ہے جو معذوروں کے لیئے مصنوعی اعضاء تیار کرے گی۔ جون کے مہینے میں ایک فری کیمپ کے ذریعے ۵۰۰ اعضاء تقسیم کیئے جائیں گے اور اس کے بعد نہایت کم قیمت پر یہ اعضاء معذوروں کو دیئے جاتے رہیں گے۔ یہ بات ڈس ایبلڈ ویلفیر ایسوسی ایشن DISABLED WELFARE ASSOCIATION ڈی۔ ڈبلیو اے کے صدر نے ایک پریس کانفرنس کے موقعے پر بتائی انہوں نے کہا کہ فری کیمپ کا انتظام جے پور (بھارت) کے بھگوان مہاویر وک لینڈ (VIK LAND) سایا تا سمسٹری کے تعاون سے کیا جائے گا۔ یہ ڈی ایم ایس ایس ایک ایسی سوسائٹی ہے جس نے ۵۰۰ مصنوعی اعضاء پاکستان کے معذور اشخاص کے لیئے "ہدیتہ" دیئے ہیں۔ ان اعضاء کا تیار کرنا کوئی زیادہ رقم نہیں مانگتا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ کوشش جاری رکھی جائے تو صدر موصوف کے خیال کے مطابق نہ صرف پاکستان کے تمام معذوروں کو مصنوعی انسانی اعضاء مہیا کئے جا سکتے ہیں بلکہ ساری اسلامی دنیا کے لیئے بھی یہ بات ممکن بنائی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں جن لوگوں نے اس کام کا آغاز کیا ہے ان کے نام ماسٹر رام جی شرما۔ اور شوبھا بھائی ہیں۔ انہوں نے پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت قبول کر لی ہے۔ ایسے معذور جنہیں پولیو کے ذریعے معذور ہونا پڑا انہیں بھی اس سلسلے میں خاصی مدد دی جا سکے گی۔

جہاں تک ان مصنوعی انسانی اعضاء کا تعلق ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کے استعمال سے یہ معذور لوگ ہر قسم کا کام کر سکیں گے۔ یہ خود چلنے کے قابل ہو جائیں گے۔ یہ اونچائی پر چڑھ سکیں گے اور تیر سکیں گے۔ اور اسی طرح کئی کھیلیں بھی کھیل سکیں گے۔

عراق کویت سرحدوں کی نگرانی

عراق اور کویت کی سرحدوں کی نگرانی کا کام شروع ہو چکا ہے جن ۳۵ ممالک کے فوجی دستے اقوام متحدہ کی امن فوج میں شامل ہیں ان میں پاکستان بھی شامل ہے۔ تجزیہ نگاروں نے اس بات پر حیرانگی کا اظہار کیا ہے کہ فوجیوں کے اس اجتماع میں ہندوستان اور پاکستان کو بھی شامل کیا گیا ہے اور ترکی اور یونان کو بھی حالانکہ بظاہر ان کی آپس میں نہیں بنتی۔ اس ساری فوج کی نفری ۱۴۴۰ افراد ہیں اور یہ "یونی کام" کے نام سے پکاری جائے گی۔ یونی کام (UNICOM) مخفف ہے یونائیٹڈ نیشنز عراق کویت آبزرویشن مشن کا۔ یہ آئندہ چند دنوں میں اپنا کام سنبھال لے گی۔ اور سب سے پہلے عراق کے جنوب میں اس جگہ پہنچے گی جہاں سے امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے اپنی فوجیں پوری طرح نکال لی ہوں گی۔ اس علاقے میں یونی کام بھیجنے کے لئے سیکورٹی کونسل نے متفقہ طور پر ریزولیوشن منظور کیا تھا۔ اور اس ریزولیوشن سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی تھی کہ خلیج کی جنگ کا مکمل طور پر خاتمہ ہو گیا ہے۔ اس فوجی اجتماع کے لئے پیریز ڈی کوئیار سے کہا گیا تھا کہ وہ ان ملکوں کی فہرست تیار کریں جو اس میں حصہ لینے کے لئے تیار ہیں چنانچہ انہوں نے ۱۵ ملکوں کے نام پیش کئے مستقل ممبروں کے ممالک کے فوجی افسروں نے اس میں حصہ لینے کی حامی بھری اور یہ پہلی دفعہ ہے کہ پانچوں مستقل ممبروں نے کسی ایسی ایک بات پر اتفاق کیا ہو۔ دیگر ممالک درج ذیل ہیں۔ ارجنٹائن۔ آسٹریا بنگلہ دیش، کینیڈا، چلی، ڈنمارک، فجی فن لینڈ، گھانا، یونان، ہنگری، ہندوستان انڈونیشیا، آئر لینڈ، اٹلی، کینیا، ملیشیا نائیجیریا، ناروے، پولینڈ، رومانیہ، سینیگال سنگاپور، سویڈن، تھائی لینڈ ترکی یوروگائے، اور وینزویلا۔ سوئٹزرلینڈ بھی ان میں شامل ہے۔ اگرچہ یہ ملک اقوام متحدہ کا ممبر نہیں ہے۔ اس ساری فوج کی کمان میجر جنرل گنسل گرینڈل (GREINDL) جو آسٹریلیا کے باشندے ہیں کے ہاتھ میں ہو گی۔ ان کے نائب ایک پاکستانی ہیں

عراق کا معائنہ

گذشتہ روز عراق نے انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی (آئی۔ اے۔ ای۔ اے) کو اپنی نیوکلیئر اسلحہ بنانے کی اہلیت کے متعلق اطلاعات بہم پہنچائیں۔ یہ بھی ایجنسی کو بتایا گیا کہ وہ کس حد تک نیوکلیئر اسلحہ بنانے کے قابل ہے۔ اگرچہ وہ خط جو عراق نے اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کے ریزولیوشن ۶۸۷ کے سلسلہ میں لکھا تھا۔ اس کے مشتملات کو ظاہر نہیں کیا گیا۔ اور اسی لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ عراق نیوکلیئر اسلحہ بنانے کی حقیقی طور پر اہلیت رکھتا ہے یا نہیں۔ خلیج کی جنگ سے پہلے وہ ایسا کر سکتا تھا یا نہیں اس کے متعلق بھی ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ آئی اے ای۔ اے کے ماہرین جنہوں نے عراق کے نیوکلیئر تحقیقات کے متعلق مختلف مقامات کے معائنے کئے تھے (گذشتہ نومبر میں) یعنی کویت پر حملہ کے تین ماہ بعد انہوں نے بتایا کہ ایٹم بم بنانے کے لیے عراق کے پاس کوئی مواد موجود نہیں تھا لیکن اس بات کا بھی انہوں نے اظہار کیا کہ ممکن ہے خفیہ طور پر عراق کے پاس ایسی چیزیں موجود ہوں جنہیں ۱۹۶۹ء کے میثاق کی خلاف ورزی کرتے ہوئے استعمال میں لایا گیا ہو۔ آئی اے ای۔ اے کے معائنے کے تھوڑی ہی دیر پہلے امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ جیمز بیکر نے عراق پر الزام لگایا کہ عراق نے نیوکلیئر اسلحہ حاصل کرنے کے لئے غیر معمولی اقدامات کئے ہیں۔ ریزولیوشن ۶۸۷ جو سیکورٹی کونسل نے ۳ اپریل کو منظور کیا تھا اس میں کہا گیا تھا کہ عراق اس بات کا اقرار کرے کہ وہ نیوکلیئر اسلحہ بنانے کی اہلیت حاصل نہیں کرے گا۔ نہ وہ کوئی کسی ایسی کوشش میں ملوث ہو گا جس سے اس کے پاس یہ اسلحہ آ جائے۔ بغداد کو ۲ مہینے کا عرصہ دیا گیا تھا جن میں اس پر یہ لازمی قرار دیا گیا تھا کہ وہ ایسے اسلحہ کے متعلق پوری پوری واقفیت بہم پہنچائے۔ چنانچہ اب آئی۔ اے۔ ای۔ اے اور اقوام متحدہ کی ایک خاص کمیٹی کے ذمے یہ بات لگائی گئی ہے کہ وہ ہر اس قسم کا مواد جس سے نیوکلیئر اسلحہ تیار کیا جا سکتا ہو اسے عراق میں ضائع کر دے اور اگر حملوں کے لیئے اسے کوئی اسلحہ جات اس کے پاس موجود ہیں تو وہ اس سے واپس لے لئے جائیں۔ آئی۔ اے۔ ای۔ اے نے کہا ہے کہ اس قسم کی ذمہ داری اسے پہلی دفعہ سونپی گئی ہے۔ اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آئی اے ای اے کے ماہرین کو کہا گیا ہو کہ وہ کسی ملک کے اندر اس قسم کے اسلحہ کی تلاش کرے اور ملک کی اہلیت کو ختم کر دے۔

بلا تبصرہ

محمد سمیع طاہر
لاہور

مشہور صحافی رفیق ڈوگر اپنے سفرنامہ اندلس کی تلاش کے صفحہ ۱۵۹ پر پاکستانی مولوی کے کردار کو اجاگر کرتے ہیں۔ قارئین الفضل کی دلچسپی کے لئے اسے ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے۔

"قرطبہ برائے روزگار آنے والے مسلمانوں کی کئی سال کی جہد مسلسل سے اذن اذان ملا۔ ڈیڑھ دو درجن مزدور پیشہ مسلمان اس زمین کو پھر سے سجود آشنا کرنے لگے۔ اس آذان کی آواز ہمارے آزاد کشمیر کے ایک مولوی صاحب کے کان میں پڑ گئی۔ اسے کسی نے خبر کر دی کہ قرطبہ میں ملک ملک اور مسلک مسلک کے مسلمان ایک ہی مسجد میں ایک ساتھ نماز پڑھنے لگے ہیں محافظ دین گھر وطن سب چھوڑ قرطبہ پہنچ گئے۔ مسجد و منبر سے مسلمانوں کو مزید مسلمان بنانے لگے۔ اس تبلیغ کا اس قدر شدید اثر ہوا کہ ڈیڑھ درجن نمازی درجن بھر گروہوں میں بٹ گئے۔ مولوی حاضر نمازی غائب۔ ان دنوں مولوی صاحب بھی غیر حاضر رہے تھے۔ تبلیغ دین کے نام پر گھر بیٹھے چندہ کھاتے تھے اور مسلمان اپنے اپنے ٹھکانوں پر نماز پڑھتے تھے۔ وہ جب تک مسجد سے کشمیری جن نہیں نکلتا کوئی اور داخل نہیں ہو سکتا۔" قرطبہ کی واحد مسجد بند تھی۔ قرطبہ میں واحد مولوی بھی کھلا تھا۔ ترک فوجی کو معلوم ہوتا تو شاید یہ بھی لکھوا جاتا کہ اس مسجد میں پاکستانی مولوی کا داخلہ بند ہے۔ شہر کی قدیم مساجد پادریوں نے بند کروا دیں۔ نئی مسجد میں تالابندی خود مسلمانوں نے کرائی۔"

اعلان

○ اخبار احمدیہ جرمنی کا خصوصی شمارہ برائے اسیران راہ مولا عنقریب شائع ہو رہا ہے۔ ایسے احباب جن کو خدا تعالیٰ کی راہ میں اسیر ہو کر قید و بند کی سختیاں جھیلنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ ان ایام کی روئیداد لکھ کر امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ ایڈیٹر اخبار احمدیہ جرمنی کے نام درج ذیل ایڈریس پر ارسال کریں۔

معرفت الفضل
ربوہ

جن احباب کے پاس اسیران راہ مولا کی نادر تصاویر ہوں وہ بھی ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

عرفان احمد خان
ایڈیٹر اخبار احمدیہ۔ جرمنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

تعلیم کے فوائد

حضرت فضل عمر جو بنیادی طور پر ایک معلم تھے۔ ایسے معلم جن کی تعلیم و تربیت کا دائرہ دن بدن وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ تعلیم کے فوائد۔ طالب علم کی ذمہ داری والدین اور اساتذہ کے فرائض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تعلیم بہت حد تک اخلاق کی درستی کا بھی موجب ہوتی ہے۔ اس کی بہت سی وجوہ ہیں جن میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جو طالب علم صحیح طور پر اپنی تعلیم کی طرف متوجہ ہو اس کے پاس اتنا وقت ہی نہیں ہوتا کہ وہ آوارہ گردی کر سکے۔ اسے مدرسے آنے جانے اور مدرسہ میں پڑھنے کے لئے کم از کم چھ سات گھنٹے کی ضرورت ہوتی ہے۔ سکول جانے سے پہلے قریباً آدھا گھنٹہ اسے ناشتہ کرنے۔ کتابیں سنبھالنے اور سکول پہنچنے میں لگ جاتا ہے اسی طرح سکول سے واپس آنے پر بھی آدھ گھنٹہ لگ جاتا ہے اور اگر پانچ گھنٹے سکول کی پڑھائی کا وقت سمجھا جائے تو چھ گھنٹے کے قریب اس طرح لگ جاتے ہیں۔ اگر گھر دُور ہو تو سات گھنٹے لگ جائیں گے۔ اگر طالب علم دیانتداری سے اپنا سکول کا کام کریں اور والدین ان کی نگرانی کریں تو کم از کم تین گھنٹے گھر پر سٹڈی کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ سات اور تین دس گھنٹے ہوئے اور اگر ماں باپ اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ ان کا لڑکا باجماعت نماز کے لئے جاتا ہے یا نہیں اور میرے نزدیک اس بات کا خیال نہ رکھنا ایمان کی کمی کی علامت ہے تو پانچوں نمازوں کے لئے اسے دو گھنٹے وقت کی ضرورت ہے۔ پھر اگر سکول والوں نے اس کی ورزش کے لئے کھیل کا کوئی انتظام کیا ہے اور کھیل میں اس کا شامل ہونا ضروری رکھا ہے تو دو گھنٹے اسے کھیل کے میدان میں آنے جانے اور کھیلنے میں لگ جائیں گے۔ یہ کل چودہ گھنٹے ہوئے اور بچوں کی صحت کے لحاظ سے ان کے لئے سات گھنٹے کی نیند ضروری ہوتی ہے۔ اگر زیادہ سوئیں تو ۸ گھنٹے کافی ہوتے ہیں اور آدھ گھنٹہ نیند آنے تک اور آدھ گھنٹہ نیند سے بیدار ہونے اور کسی دوسرے کام کو شروع کرنے تک سمجھا جائے اور نیند کے لئے بجائے سات کے آٹھ گھنٹے سمجھ لئے جائیں تو آٹھ اور ایک یہ نو گھنٹے ہو گئے اور چودہ اور نو کل تئیس گھنٹے ہوئے۔ باقی ایک گھنٹہ کھانے پینے۔ پیشاب پاخانہ اور دوسری حاجات کے لئے رہ جاتا ہے۔ درحقیقت اس سے بھی زیادہ وقت ان حوائج پر لگ جاتا ہے پس طالب علموں کی زندگی کا یہ چوبیس گھنٹے کا پروگرام ہے۔ اگر بچوں کا اس رنگ میں پروگرام ہو تو ناممکن بات ہے کہ انہیں آوارہ گردی کے لئے وقت مل سکے اور اگر والدین انہیں اس پروگرام پر عمل کرائیں گے تو انہیں سب کام بھی وقت پر انجام دینے کی عادت ہو جائے گی۔"

عام طور پر 'جوانی دیوانی' قرار دی جاتی ہے اور جوانی کا زمانہ ہی بگاڑ کا زمانہ سمجھا جاتا ہے مگر اس وقت کو صحیح طور پر استعمال کرنے اور اس سے استفادہ کرنے سے یہی بہترین زمانہ بن جاتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں۔

"بچے عام طور پر عمر کے پانچویں یا چھٹے سال سکول میں داخل ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے طالب علم میٹرک پندرہ سولہ سال کی عمر میں اور بی اے انیس بیس سال کی عمر میں اور دینیات کا علم بیس اکیس سال کی عمر میں حاصل کر لیتے ہیں اور بچوں کا بیس سال تک کی عمر کا زمانہ ہی آوارہ گردی کا زمانہ ہوتا ہے۔ تو اس پروگرام پر جو میں نے بیان کیا ہے عمل کیا جائے تو طالب علموں پر آوارہ گردی کا زمانہ آ ہی نہیں سکتا۔ طالب علم کے سب فرائض کا خیال رکھا جائے اور والدین حتی الامکان اس کے فرائض پورے کروانے کی کوشش کریں۔"

والدین اور اساتذہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے برابر کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اساتذہ کی ذمہ داریاں بیان کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔

"مدرسین صرف اسی بات کا خیال نہ رکھیں کہ طالب علم اپنی کتابیں لے کر آیا ہے یا نہیں بلکہ اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ طالب علم وقت پر ورزش کے میدان میں آتا ہے یا نہیں۔ وہ سکول سے جا کر گھر پر سٹڈی کرتا ہے یا نہیں اور اگلے سبق کا مطالعہ کر کے آتا ہے یا نہیں"

تعلیم کے بے شمار فوائد میں سے ایک بہت ہی اہم فائدہ بیان کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔

"تعلیم ایک ایسا استاد ہے جس کے ذریعہ انسان اپنے بہت سے استاد بنا لیتا ہے۔ جس کو پڑھنا آتا ہے کبھی وہ اللہ تعالیٰ کی صحبت میں جا بیٹھتا ہے اور کبھی وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں جا بیٹھتا ہے اور کبھی وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں جا بیٹھتا ہے اور کبھی وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں جا بیٹھتا ہے اور کبھی وہ حضرت سید عبدالقادر کی صحبت میں جا بیٹھتا ہے۔۔۔ پس پڑھائی نہ صرف ظاہری عزت کا باعث ہے بلکہ اخلاق پر بھی گہرا اثر ڈالتی ہے"
(الفضل ۵ نومبر ۱۹۵۵ء)

لجنہ کالم

حضرت امام جماعت الاول (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرمایا کرتے تھے کہ ہماری ایک بہن تھی جو کسی پیر کی مرید تھی۔ وہ ایک دفعہ قادیان مجھے ملنے کے لئے آئی تو میں نے کہا بہن تم احمدی کیوں نہیں ہوتیں۔ وہ کہنے لگی مجھے احمدی بننے کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے فلاں پیر صاحب کی بیعت کر لی ہے۔ اور انہوں نے مجھے کہہ دیا ہے کہ اب تمہیں کسی نیکی کی ضرورت نہیں۔ جو جی میں آئے کرو۔ تمہارے سب گناہ ہم نے اٹھا لئے۔ میں نے کہا اب جب پیر صاحب سے ملو گی تو ان سے پوچھنا کہ قیامت کے دن جب ایک ایک شخص کو گناہوں کی وجہ سے جوتیاں پڑنی ہیں تو کبھی آپ نے یہ بھی سوچا کہ آپ جنہوں نے اپنے سب مریدوں کے گناہ اٹھائے ہیں آپ کو کتنی جوتیاں پڑیں گی۔ وہ کہنے لگی اچھا میں یہ بات ان سے ضرور دریافت کروں گی۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد جب وہ دوبارہ آپ سے ملنے کے آئی تو آپ نے پوچھا کہ بہن پیر صاحب سے وہ بات پوچھی تھی۔ وہ کہنے لگی ہاں میں نے پوچھی تھی مگر وہ تو انہوں نے فوراً حل کر دی۔ میں نے کہا کس طرح کہنے لگی۔ جب میں نے یہ سوال کیا تو پیر صاحب کہنے لگے دیکھو جب فرشتے تم سے پوچھیں کہ تم نے فلاں فلاں گناہ کیوں کئے ہیں۔ تو کہہ دینا کہ مجھے اس کا کچھ پتہ نہیں۔ یہ پیر صاحب کھڑے ہیں ان سے پوچھو اس پر وہ تمہیں چھوڑ دیں گے۔ تم اطمینان سے جنت میں چلی جانا۔ میں نے کہا کہ پیر صاحب پھر آپ کا کیا بنے گا۔ کہنے لگے جب وہ مجھ سے پوچھیں گے تو میں اپنی لال لال آنکھیں نکال کر کہوں گا کہ کربلا میں ہمارے نانا امام حسینؓ نے جو قربانی کی تھی۔ کیا وہ کافی نہیں تھی کہ آج پھر ہمیں تنگ کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ بتاؤ تم نے کیا کیا۔ اس پر فرشتے شرمندہ ہو کر ایک طرف ہو جائیں گے اور ہم دگڑ دگڑ کرتے ہوئے جنت میں چلے جائیں گے۔

اسی طرح دنیا میں روزانہ ہمیں یہ نظارہ نظر آتا ہے کہ لوگ اپنے دوستوں کی خاطر جھوٹ بولنے سے بھی دریغ نہیں کرتے وہ ان کے لئے ہر قسم کے دھوکا اور فریب اور جعلسازی سے کام لینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور خدا اور اسکے رسولؐ کے احکام کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ مگر قیامت کے دن نہ کسی کی دوستی کام آئے گی اور نہ اپنے سروں پر گناہوں کا بوجھ اٹھا لینے کا وعدہ کرنے والے کسی کو جہنم سے بچا سکیں گے بلکہ انہیں حسرت اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑے گا۔ کہ اگر ہم میں یہ طاقت ہوتی کہ ہم دوبارہ دنیا میں لوٹ کر جا سکتے تو ہم تلافی مافات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر اس وقت ان کی یہ خواہش پوری نہیں ہو سکے گی۔ کیونکہ اسوقت عمل کا دروازہ بند ہو چکا ہوگا۔ فرماتا ہے۔ ابراہیمؑ کے اس واقعہ میں بھی ایک بہت بڑا نشان مخفی ہے۔ کہ کسطرح ابراہیمؑ نے انتہائی کمزوری اور ضعف کی حالت میں بتوں کے خلاف آواز بلند کی۔ کس طرح اس کی قوم نے مخالفت کی اور آخر اسے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا۔ مگر آخر ابراہیمؑ ہی فاتح ہوا۔ اور بت اس کی قوم کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے۔ مگر اتنا بڑا نشان دیکھنے کے باوجود ابراہیم علیہ السلام کی قوم میں سے اکثر لوگ دنیوی لذات ہی میں منہمک رہے اور انہیں آپ پر ایمان لانے کی سعادت نصیب نہ ہوئی۔ لیکن فرماتا ہے ( ) تیرا رب یقیناً بڑا غالب اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یعنی بے شک ابراہیم علیہ السلام کی قوم کی اکثریت اس پر ایمان نہیں لائی مگر تیرا رب بڑا غالب اور مہربان ہے۔ وہ ایک دن تیری قوم کی اکثریت کو تجھ پر ایمان لانے کی سعادت عطا فرمادے گا۔ اور انہیں ایک لمبے عرصہ تک اپنے انعامات سے متمتع فرماتا چلا جائے گا۔ چنانچہ فتح مکہ کے بعد

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت

بچّے کی آنکھ

بچے کی آنکھ میں ریت کا ذرہ پڑ جائے یا کوئی پھر وغیرہ اچانک آنکھ میں داخل ہو جائے تو بچہ فوری طور پر آنکھ ملنے لگتا ہے اور اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ماں بھی یہی عمل دہراتی ہے۔ حالانکہ اگر آنکھ میں ریت کا ذرہ ہو یا کوئی پھر وغیرہ داخل ہو گیا ہو تو ملنے سے نقصان کا احتمال زیادہ ہوتا ہے۔ اور فائدے کا کم۔ ریت کا ذرہ تو ملنے سے آنکھ کو اندر سے چھیل بھی سکتا ہے اور اسطرح زیادہ نقصان کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی حال پھر کا بھی ہے۔ اس صورت میں کسی صاف باریک کپڑے کے کونے کو گیلا کر کے اگر آنکھ میں پھرا جائے تو ریت کا ذرہ یا پھر نکالا جا سکتا ہے یا بالکل صاف پانی کے چھینٹے مارے جائیں یہ بھی بہت مفید ہیں۔

ویسے بچے کی آنکھ کو کئی طریق پر چوٹ لگ سکتی ہے۔ مثلاً کسی نے مکہ مار دیا۔ کسی نے تھپڑ مار دیا۔ میدان میں کھیلتے ہوئے گلی ڈنڈے کا ڈنڈا لگ گیا یا گلی لگ گئی۔ فٹ بال کھیلتے ہوئے فٹبال ابھرا اور آنکھ پر لگ گیا۔ ایسی متعدد باتیں بچے کی آنکھ کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ بعض اوقات ماں باورچی خانے میں کام کر رہی ہوتی ہے۔ بچہ یا اسکی گود میں ہوتا ہے یا اسکے قریب ہی، ہو سکتا ہے کہ فرائی پین میں سے کوئی چھینٹا اڑ کر آنکھ میں پڑ جائے یا ابلتے ہوئے پانی کا قطرہ اسکی آنکھ میں پڑ جائے۔ یا اگر وہ کوئی چیز بگھار رہی ہے تو ہو سکتا ہے اسکا کوئی حصہ اچھلے اور آنکھ میں پڑ جائے۔ مرچیں بھی آنکھ میں پڑ سکتی ہیں اور دوسری چیزیں بھی ۔ یا بعض اوقات ماں سلائی کے کام میں مصروف ہوتی ہے۔ بچہ پیچھے سے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر آگے کو جھکنے کی کوشش کرتا ہے۔ بعض اوقات اسکو پیچھے ہٹاتے ہوئے ماں کے ہاتھ کی سوئی اسکی آنکھ میں لگ سکتی ہے۔ بعض اوقات بچہ ماں کے آگے بیٹھا ہوتا ہے وہ سلائی کی مشین پر کام کر رہی ہوتی ہے۔ اور وہ اسکے آگے قریب ہی بیٹھ کر اسکی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اس حالت میں بھی بعض اوقات ہاتھ کی سوئی اسے لگ سکتی ہے۔ یا قینچی کی نوک بھی آنکھ کو تکلیف پہنچا سکتی ہے۔

باہر کے ممالک میں تو بچوں کو بسوں میں یا دوسری گاڑیوں میں آگے بیٹھنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ لیکن یہاں عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بچہ آگے ہی بیٹھنے کی کوشش کرتا ہے۔ بعض اوقات باپ کی گود میں ہوتا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ کوئی حادثہ ہو جائے تو موٹر کے شیشے ٹوٹ کر آنکھ میں پڑ سکتے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ یہ کہ اگر حادثہ ہو جائے تو باپ جس کی گود میں بچہ بیٹھا ہوا ہے۔ وہ آگے کی طرف غیر ارادی طور پر جھک جائیگا اور اسکا سارا بوجھ بچے پر پڑ جائے گا۔ اور بچے کو آگے سے شیشے کے ٹوٹنے کی وجہ سے شیشے سے ضرب پہنچے گی۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ موٹر سائیکل پر جب لوگ اپنی پوری کی پوری فیملی بٹھا لیتے ہیں تو چھوٹا بچہ عام طور پر پٹرول کی ٹنکی پر بیٹھا ہوتا ہے۔ اگر خدانخواستہ ایکسیڈنٹ ہو جائے اور پٹرول میں آگ لگ جائے تو سب سے زیادہ بچہ ہی متاثر ہو گا۔ اس صورت میں بھی اسکی آنکھوں پر اثر پڑ سکتا ہے۔ ابتدائی طور پر تو آنکھ کی معمولی چوٹ کے لئے صاف کپڑا آنکھ پر باندھ دینا چاہیئے۔ یہ کپڑا کسی حد تک ڈھیلا ڈھالا ہونا ضروری ہے۔ اسے کس کر باندھیں گے تو آنکھ پر برا اثر پڑیگا۔ لیکن اس کے بعد فوری طور پر ماہر امراض چشم کے پاس لے جائیں تاکہ وہ پوری طرح علاج کر سکیں کیونکہ آپ نہیں کہہ سکتے کہ آنکھ کو کتنا نقصان پہنچا ہے۔ اور اس کے بچ رہنے کے کتنے امکانات ہیں۔ یہ تو اسی وقت پتہ چلتا ہے جب ماہر امراض چشم معائنہ کرتا ہے اور خوب اچھی طرح دیکھ کر یہ بتانے کے قابل ہوتا ہے کہ آنکھ کو کہاں تک ـــ کس حد تک ـــ نقصان پہنچا ہے۔ بہرحال اگر انسان کو یہ پتہ لگ جائے کہ فلاں فلاں طریق پر کس طرح کا نقصان پہنچ سکتا ہے تو وہ حفاظتی اقدام کر سکتا ہے۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

ایسا ہی ہوا۔ آپؐ کی ساری قوم آپؐ پر ایمان لے آئی اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس ایمان کی برکت سے انہیں سینکڑوں سال تک اپنے انعامات سے نوازا۔ اور انہیں ایک لمبا دورِ حکومت عطا فرمایا۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

کوشش کرو۔ وہاں تم اس بات کی بھی یاد رکھو کہ ان چیزوں کو کبھی ایسا مقام مت دو کہ یہ زندہ خدا کی جگہ لے لیں۔ ہمارا خدا واحد خدا ہے۔ اور اسکی عبادت میں کسی کو شریک کرنا جائز نہیں۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ جن چیزوں کو ہم خادم سمجھتے ہیں ان کو آقا کی جگہ دے دیں۔ اس سے زیادہ بیوقوفی اور حماقت کی بات اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ پس جہاں میں تمہیں شعائر اللہ اور قومی شعائر کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کی ہدایت کرتا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ جب خدا اور اُسکے دین کے لئے تمہیں بلایا جائے اسوقت تم اپنی جانوں کی اتنی قیمت بھی نہ سمجھو جتنی ایک مری ہوئی مکھی کی ہوتی ہے۔ وہاں میں تمہیں یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ کسی چیز کو خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں مت کھڑا کرو۔ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ اسکی قدرتوں میں کوئی شریک نہیں۔ اس کی حکومت کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی عبادت میں کوئی شریک نہیں۔ جو شخص کسی کو خدا تعالیٰ کا شریک قرار دیتا ہے چاہے شریک قرار دیا جانے والا خدا تعالیٰ کا نبی اور رسول ہی کیوں نہ ہو۔ وہ راندۂ درگاہ ہو جاتا ہے۔ مگر جو تمام چیزوں کو اپنے اپنے مقام پر رکھتا ہے۔ خدا کو خدا کی جگہ دیتا ہے۔ رسول کو رسول کی جگہ دیتا ہے۔ شاعر کو شاعر کی جگہ دیتا ہے۔ وہی خدا تعالیٰ کے حضور عزت پاتا ہے اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۷۹۷۶ میں حسن الدین ولد مکرم SAH ALIN پیشہ تجارت عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰/۸/۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ 1300 مربع میٹر مالیتی 10.000.000/- روپے (۲) پرانی کار DAIHATSU مالیتی 500.000/- روپے اس وقت مجھے مبلغ 50.000/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ حسن الدین ولد SAH ALIN ساکن انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ سلیمان پسر موصی۔ گواہ شد نمبر ۲ ڈی عبد الغنی انڈونیشیا۔

مسل ۲۷۹۷۷ میں MRS H. SHO JULAEHA W/O H. HAFIS SUMIARTA پیشہ کاشتکاری عمر ۶۳ سال بیعت ۱۹۴۱ء انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-10 $\frac{1367}{1988}$ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) دھان کا کھیت برقبہ 5000 مربع میٹر واقع SUKARAME مالیتی 8.750.000/- روپے (۲) دھان کا کھیت برقبہ 4285 مربع میٹر واقع SUKARAME مالیتی 10.500.000/- روپے (۳) دھان کا کھیت برقبہ 1785 مربع میٹر واقع CIPAKAT مالیتی 3.125.000/- روپے۔ حق مہر دو لاکھ روپے۔ میزان 22,575.000/- اس وقت مجھے مبلغ 400.000/- روپے ششماہی آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ H. SHO JULAEHA گواہ شد نمبر ۱ ای قمر الدین ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۲ H UCI SANUSI ساکن جابر انڈونیشیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع اشاعت الفضل

مندرجہ ذیل احباب و خواتین نے توسیع اشاعت کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

۔مکرم محمد یعقوب خان صاحب اسلام آباد برائے ولایت حسین صاحب	۵۰۔۰۰
۔محترمہ ثریا غازی صاحبہ لندن	۳۰۰۔۰۰
۔مکرم ڈاکٹر شیر علی صاحب بذریعہ سیکرٹری مال صاحب پشاور	۵۰۰۔۰۰
۔محترمہ ثریا لطیف صاحبہ اہلیہ مکرم لطیف الرحمٰن صاحب کراچی	۲۰۰۔۰۰
۔مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۱۰۰۔۰۰
۔محترمہ استانی حمیدہ صابرہ صاحبہ ریلوے روڈ ربوہ	۱۰۰۔۰۰
۔محترمہ بیگم قمر عطاء اللہ صاحب و ڈاکٹر درثمین احمد عطاء اللہ صاحب گلبرگ لاہور۔	۵۰۰۔۰۰
۔مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب تہال ضلع گجرات	۵۰۔۰۰
۔محترمہ قانتہ شافی صاحبہ کھاریاں	۱۰۰۔۰۰
۔مکرم خلیل چوہدری صاحب گلشن اقبال کراچی	۱۰۰۔۰۰
۔مکرم عبداللہ صاحب حافظ آباد	۵۰۔۰۰
۔مکرم محمد یعقوب صاحب اسلام آباد	۱۹۰۔۰۰
۔مکرم میجر ملک حبیب اللہ خانصاحب دوالمیال	۵۰۰۔۰۰
۔محترمہ ناصر ملک صاحبہ گلشن اقبال کراچی	۱۰۰۔۰۰
۔محترمہ بیگم صاحبہ مولانا عبدالمالک خانصاحب دارالصدر شرقی ربوہ	۱۰۰۔۰۰
۔مکرم محمد امجد جمیل صاحب فیصل آباد	۱۰۰۔۰۰
۔مکرم محمد فاروق صاحب غالم گرمطہ	۲۰۔۰۰
۔مکرم عقیق ابراہیم صاحب کھاریاں شہر	۳۰۔۰۰
۔مکرم ملک منور احمد صاحب ربوہ	۲۰۔۰۰
۔مکرم چوہدری عبدالحق صاحب گڑھا جٹاں ضلع گجرات	۱۰۔۰۰
۔مکرم راجہ شمیم احمد صاحب موضع بلانی ضلع گجرات	۱۰۔۰۰
۔مکرم محمد سلیمان صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۳۰۔۰۰
۔مکرم مبشر احمد صاحب قمر ننکانہ صاحب	۲۰۔۰۰
۔مکرم داؤد احمد صاحب ثنا کر ننکانہ صاحب	۲۰۔۰۰

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

بقیہ: ص ۱ سے آگے

جامعہ احمدیہ۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان۔ محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر ضلع کراچی۔ محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر ضلع لاہور۔ محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر ضلع سرگودہا۔ محترم مجیب الرحمٰن صاحب امیر ضلع راولپنڈی۔ محترم ارشاد احمد خانصاحب امیر ضلع پشاور۔ محترم احسان الحق خان صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع کوئٹہ۔ محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ۔ محترم ندیم اقبال صاحب امیر جماعت لیبیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ ـــ جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے کروائی ـــ تقریب اختتام کو پہنچی۔

ANAM TRAVELS

آپ کا اپنا ادارہ — النعم ٹریولز

دنیائے سفر میں آپ کے ہم سفر — ٹیلیفون و ٹیلیکس کی سہولت کیساتھ

ویزے کی معلومات اور خصوصی رعائتی ٹکٹوں کے حصول کیلئے نیز بیرونی ملک آپ کے سفر کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کیلئے ہیں۔ خدمت کا موقع دیجئے۔

۱۴۔ ڈی فیروز سنٹر (نزد طیاق) فضل حق روڈ بلیو ایریا۔ اسلام آباد

ٹیلیفون: ۸۱۸۰۵۷ ، ۸۵۳۴۸۹

ٹیلیکس: ۵۴۵۹۲ TDISB

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم بنگلہ دیش کے سمندری طوفان کی تباہ کاریوں کے موقع پر اظہار ہمدردی کے لئے بنگلہ دیش جا رہے ہیں وہ اپنے ساتھ امدادی سامان بھی لے کر جائیں گے۔

○ سندھ میں ڈاکوؤں کے خلاف تاریخ کا سب سے بڑا آپریشن شروع کر دیا گیا ہے۔ فوج پولیس اور دیگر مختلف فورسز کے ہزاروں جوان جنگلوں میں گھس گئے ہیں۔ دو سو کلو میٹر کے جنگلات کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا ہے۔ ہیلی کاپٹروں سمیت جدید ترین ہتھیار استعمال کئے جا رہے ہیں۔ بکتر بند گاڑیاں اور بُو گیر کتے بھی آپریشن میں شریک ہیں۔ آئی جی سندھ نے کہا ہے کہ ڈاکوؤں اور ان کے سرپرستوں کی گرفتاریاں ڈاکوؤں کے مکمل صفایا تک جاری رہیں گی۔ بہت سے ڈاکوؤں اور ان کے سرپرستوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہ پڑھنے والے کون سا شریعت بل نافذ کریں گے انہوں نے کہا کہ چار کے سوا تمام محکمے صوبوں کو دے دیئے جائیں۔

○ پی ڈی اے کی خصوصی کمیٹی نے شریعت بل کو ڈھونگ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے مذہب کو متنازعہ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

○ وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ حکومتی اصلاحات کی وجہ سے معیشت میں بہتری پیدا ہو رہی ہے۔

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس 200/-
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کیلئے کورس 75/-
STERILITY COURSE
ATHRA COURSE 90/- اٹھراء کورس
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۷۷۱ ، ۶۰۶ ، ۶۰۷

غیر ملکی خبریں

○ بنگلہ دیش میں سمندری طوفان سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد دو سے پانچ لاکھ تک پہنچ جانے کی خبریں ملی ہیں اگرچہ سرکاری طور پر ایک لاکھ افراد کی ہلاکت کی تصدیق کی گئی ہے۔ بنگلہ دیش میں امدادی سامان پہنچنا شروع ہو گیا ہے سعودی عرب نے دس کروڑ ڈالر امداد کے طور پر دیئے ہیں۔ امدادی سرگرمیوں میں تاخیر کی وجہ سے کئی ہزار مزید افراد کی ہلاکت کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ بھارتی فوج کے ساتھ جھڑپوں میں ۳ افراد ہلاک اور ۸ زخمی ہوئے ہیں۔ کپواڑہ کے علاقے میں بھارتی فوجیوں کی فائرنگ سے دو حریت پسند شہید اور ۲ زخمی ہو گئے۔ سری نگر میں حریت پسندوں نے ایک مقامی سیاستدان کو ہلاک کر دیا۔ یہ سیاستدان بھارت کا سرگرم حامی بتایا جاتا ہے۔

○ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی ایک کمیٹی نے عراق کے منجمد اثاثے بحال کرنے کی اجازت دے دی ہے تاہم اس کمیٹی نے عراق کی اس درخواست کا کوئی جواب نہیں دیا جس میں اس نے ایک ارب ڈالر کا تیل برآمد کرنے کی اجازت مانگی تھی۔

تبدیلی پتہ

یقین ہومیوپیتھک میڈیکل سنٹر کراچی

مکرم ڈاکٹر شیخ شریف احمد صاحب کا مذکورہ بالا ہومیو کلینک اب A-22 بلاک نمبر ۹ دستگیر سوسائٹی فیڈرل ’بی‘ ایریا کراچی کے پتہ پر منتقل ہو گیا ہے۔ نیا فون نمبر ۶۸۱۸۹۵ ہے۔

قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل کے مشہور شاگرد
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
○۔ بے اولاد ○۔ نرینہ اولاد سے محروم ○۔ اٹھراء ○۔ بچوں کا سوکھا پن
گوجرانوالہ فون ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ ، ۰۴۳۱ ، ربوہ فون ۹۰۶-۰۴۵۲۴
لاہور ۔ قلعہ کالروالہ ۔ ملتان ۔ کراچی